سوال

(80) تسبیح پر ذکر گننے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تسبیح کے دانوں پر ذکر کرنا جائزاور جوہاتھ کے پوروں پر اذکار گنتا ہے وہ افضل ہے تسبیح کے دانوں پر گننے والے سے ؟ ۔ (آپ کا بھائی : اورنگ زیب، ذوالقعدہ1413ھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم کہتے ہیں کہ ذکر کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ تسبیح صرف دائیں ہاتھ سے گنے ۔ کیونکہ یہ ثابت ہے اس حدیث سے جو ابوداؤد(1 210) باب التسبیح الحصی میں برقم : (1502) صحیح سند کے ساتھ لاتے ہیں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے نبی ﷺ کو تسبیحات دہنے ہاتھ سے گنتے ہوئے دیکھا ۔ بیہقی(2 187)

یہ حدیث امام ترمذی برقم : (3652)اس لفظ کے ساتھ لاتے ہیں ''میں نے نبی ﷺ کو تسبیحات گنتے ہوئے دیکھا ۔''

دوسری احادیث بھی داہنے ہاتھ کے قید کے بغیر آئی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو امام ترمذی برقم : (3651) صحیح سند کے ساتھ لاتے ہیں ابن ماجہ : (926)، مشکوٰۃ : (1 211)، برقم :2406)، نسائی : برقم : (1277)، احمد(2 204)، حاکم(1 547)۔

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''دو خصلتیں ہیں جنہیں مسلمان شخص گن کر پورا کرتا رہے تو جنت میں داخل ہو وہ دونوں آسان ہیں کہ اس پر عمل پیرا بہت کم ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ دس بار الحمد للہ، دس بار اور اللہ اکبر دس بار، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے گنتے ہوئے دیکھا ۔ تو یہ زبان سے کہنے میں ایک سو پچاس ہیں اور میزبان میں پندرہ سو ہونگی اور جب بستر پر لیٹنے لگو تو سبحان اللہ، الحمد للہ اللہ اکبر سو بار تو سہ زبان سے کہنے میں بار ہوئیں اور میزبان ایک ہزار ہونگی تو ہم میں سے کون رات دن ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے ؟

صحابہ نے فرمایا : ہم کیسے اس کی گنتی پوری نہیں کر سکتے تو فرمایا : نماز میں تمہارے پاس شیطان آکر کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو یہاں تک کہ نماز سے توجہ ہٹا دیتا ہے تو شائد وہ نماز پوری نہ کرسکے ،اور شیطان بستر پر بھی آ حاضر ہوتا ہے اور اسے سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (تسبیحات کے بغیر یا پورا کئے بغیر) سو جاتا ہے ۔

اور اسی میں وہ حدیث بھی ہے جیسے ابوداؤد(1 220)رقم : (1501)میں ترمذی رقم : (3835)لاتے ہیں اور یہ مشکوٰۃ(1 202)میں بھی سند حسن کیساتھ ہے ۔

یسیرۃ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہوں حکم دیا کہ وہ تکبیر و تقدیس و راور تہلیل کا خیال رکھیں اور انہیں انگلیوں پر گنیں ان انگلیوں سے (تسبیحات کے بارے

میں) پوچھا جائے گا اوران سے نطق کرایا جائے گا۔ حاکم (1 547) ابن ابی شیبہ (2 390)

پہلی حدیث تسبیحات کا داہنے ہاتھ سے گننے کی سنت پر اور مطلق حدیثیں دائیں اور بائیں دونوں ہاتھ سے تسبیحات کے جواز پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ ساری انگلیاں مسعولات اور مستنطقات ہیں (یعنی تسبیحات کے بارے میں پوچھا جائے گا اوران سے نطق کرایا جائے گا) جیسے کہ آخری حدیث میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بعض علماء نے پہلی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

لیکن ظاہر بات ہے کہ عبداللہ بن عمرو والی حدیث صحیح ہے اور اس کی عائشہ رضی اللہ عنھا کی اس حدیث سے تائید ہوتی ہے آپ فرماتی ہیں ''کہ رسول اللہ ﷺ کا داہنا ہاتھ صفائی اور کھانے کے لیے تھا اور آپ بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسرا گندی چیزوں کو ہٹانے کے لیے تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

توہم دائیں ہاتھ سے تسبیحات کو ترجیح دیتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے تسبیحات کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔

تسبیح کے ساتھ ذکر کرنے کے جواز پر دلائل

رہا تسبیح کے ساتھ ذکر کرنا تو ہم پہلے اس کے بارے میں آثار ذکر کریں گے اور پھر اس سے استنباط بیان کریں گے۔

توہم کہتے ہیں کہ گٹھلیوں اور کنکروں کے ساتھ ذکر کے بارے میں کچھ حدیثیں آئی ہیں :

پہلی حدیث : ابوداؤد (1 210) میں ہے سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوئے اس کے سامنے گٹھلیوں اور کنکر تھے جس پر وہ تسبیح کر رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا میں تجھے آسان اور افضل طریقہ بتاتا ہوں۔ الحدیث۔

یہ حدیث مشکوۃ (1 201) میں بھی ہے۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے کیونکہ اس میں ''خزیمہ'' مجھول ہے میں کہتا ہوں کہ مستدرک کی حدیث میں خزیمہ نہیں ہے یہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

دوسری حدیث : کنانہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ رضی اللہ عنھا سے وہ وہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ مجھ پر داخل ہوئے اور میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح کہتی تھی۔ حاکم (1 537) حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں (بخاری، مسلم) نے نہیں نکالا۔ امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے لیکن اس کی سند ھاشمی بن سعد کنانہ کے ضعف کی وجہ سے محل نظر ہے جیسے السلسلہ الضعیفہ رقم : (73) کے تحت ہے اور نکالا اسے ترمذی نے (2 195) میں۔

تیسری حدیث : امام جرجانی تاریخ جرجان (68) میں لاتے ہیں '' ابوھریرہ سے روایت ہے مرفوعا کہ وہ کنکروں پر تسبیح پڑھتے تھے حدیث موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں القدامی ہے جیسے السلسلہ (3 47) رقم : (1002) میں ہے۔

چوتھی حدیث : دیلمی مسند فردوس میں بھی علی سے مرفوعا روایت کرتے ہیں، ''تسبیحات اچھا یاد دلانے والا ہے'' اور اس کی سند بعض راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے السلسلہ (1 110) رقم : میں ہے۔

پانچویں حدیث : جو ابوداؤد نے (1 295) رقم : اور ابن ابی شیبہ نے (2 390) میں روایت کیا ہے۔

ابو نضرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی طفاوۃ کے شیخ نے وہ کہتے ہیں میں ٹھہرا ابوھریرہ کے پاس مدینہ میں تو میں نے صحابہ میں سے زیادہ اہتمام کرنے والا او رمہمانوں خبر گیری کے لیے کھڑا ہونے والا نہیں دیکھا، ایک دن میں ان کے پاس تھا اور وہ اپنی چارپائی پر بیٹھے تھے ان کے پاس ایک تیھلی تھی جس میں کنکریاں گٹھلیاں تھیں ان سے

نیچے ان کی کالی لونڈی تھی اور وہ ان (کنکروں) سے تسبیح کر رہے تھے یہاں تک کہ تھیلی میں جو کچھ تھا ختم کر دیا اسکی طرف پھینک دیا تو اس (لونڈی) نے اکٹھی کر کے دوبارہ تھیلی میں ڈال کر انہیں دیدیں ، الحدیث ابوھریرہ سے روایت کرنے والے راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

چھٹی حدیث : ابن ابی شیبہ : (2 390) میں حکیم بن الدیلمی سے لاتے ہیں وہ سعد کی لونڈی سے روایت کرتے ہیں کہ سعد کنکروں اور گٹھلیوں کے ساتھ تسبیحات کرتے تھے ۔ لیکن یہ روایت سعد کی لونڈی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

اور ابن سعد (2 134) میں حکیم بن الدیلمی سے روایت کرتے ہیں کہ سعد کنکریوں کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور اس نے لونڈی کا ذکر نہیں کیا ہے ۔

ساتویں حدیث : ابن ابی شیبہ (2 390) ابن اخنس سے روایت لاتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی ابو سعید کے مولیٰ نے ابو سعید سے کہ وہ تین مٹھیاں لیکر اپنی ران پر رکھ لیتے تھے پھر تسبیح کہتے اور ایک رکھ دیتے ، پھر تسبیح کہتے اور دوسری رکھ دیتے پھر تسبیح کہتے اور تیسری رکھ دیتے پھر انہیں اٹھا کر اسی طرح کرتے ، لیکن مولا کی جہالت کی وجہ سے سند اس کی ضعیف ہے ۔

آٹھویں حدیث : ابن ابی شیبہ (2 390) میں زاذان سے روایت لاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ام یعفور سے ان کی تسبیح اٹھا لایا ، جب علی کے پاس آیا تو مجھے تعلیم دی اور کہا کہ اے ابو عمر ام یعفور کی تسبیح اسے لوٹا دے ۔

نویں حدیث : ابن ابی شیبہ (2 391) میں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی ابن افضل نے وفاء سے انہوں نے سعد بن جبیر سے انہوں نے کہا ، دیکھا عمر بن خطاب نے ایک شخص کو کہ اپنی تسبیح کے ساتھ ذکر کر رہا تھا تو عمر نے فرمایا ، کہ تیرا یہ کہنا کافی ہے کہ تو کہے ، سبحان اللہ باندازہ زمین و آسمانوں کے بھرنے کے اور اندازہ بھرنے اس چیز کے جو تو چاہے ان کے '' الحدیث ۔

دسویں حدیث : وہ حدیث جو امام ذھبی تذکرۃ الحافظ (1 35) میں لاتے ہیں زید بن حباب روایت کرتے ہیں عبدالواحد بن موسیٰ سے کہ ابو نعیم بن المحرر بن ابی ھریرۃ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک دھاگہ تھا جس میں ہزار گرھیں تھیں وہ اس پر تسبیح پڑھ کر ہی سوتے تھے ۔ نکالا اس کو عبد اللہ بن الامام احمد نے زوائد الزھد میں اسی طرح الحاوی للفتاوٰی (2 3) میں ہے اور نکالا ابو نعیم نے الحلیہ (1 383) میں

گیارھویں حدیث : وہ روایت جو ابن احمد نے کتاب الزھد (ص : 175) میں ابو الدرداء کے زید کے بارے میں لاتے ہیں ہمیں حدیث سنائی عبد اللہ نے انہوں نے کہا مجھے حدیث سنائی میرے والد نے انہوں نے کہا مجھے حدیث سنائی مسکین بن بکیر نے وہ کہتے ہیں انہیں خبر دی ثابت بن عجلان نے قاسم سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن سے کہ انہوں نے کہا کہ ابو الدرداء کے پاس عجوہ کی گٹھلیاں تھیں میرا خیال ہے وہ دس تھیں ایک تھیلی میں اور وہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے فرش پر بیٹھ جاتے اور اس تھیلی میں سے ایک ایک نکالتے جاتے اور تسبیح کہتے جاتے جب ساری نکال لیتے تو پھر ایک ایک اس میں ڈالتے ڈالتے جاتے اور تسبیح کہتے جاتے یہاں تک کہ ام الدرداء ان کے پاس آکر کہتیں آپکا کھانا حاضر ہے او رکبھی کہتے اٹھا لیجاؤ میرا روزہ ہے ۔

بارھویں حدیث : وہ حدیث جسے امام بغوی اور ابن کثیر البدایہ والنھایہ (5 279) میں لاتے ہیں ابو القاسم بغوی کہتے ہیں ہمیں حدیث سنائی احمد بن مقدام نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث سنائی معمر نے وہ کہتے ہیں سنائی ابو کعب نے اپنے دادا بقیہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ کے غلام ابو صفیہ سے ان کے لیے چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا جاتا پھر کنکروں کی ایک زنبیل لائی جاتی تو اس پر نصف النھار تک تسبیح کہتے پھر اٹھا لی جاتیں دب ظھر کی نماز پڑھ لیتے تو پھر شام تک تسبیح پڑھتے رہتے ، نکالا اس کو ابن سعد نے (7 60) میں ، ابن حجر نے الاصابہ (4 109) میں اور نکالا ہے احمد نے الزھد میں اسی طرح حاوی (2 2) میں دیکھیں ۔ کاندھلوی کی حیاۃ صحابہ : (3 322) ۔

تیرھویں حدیث : وہ حدیث جو محمد بن وضاح القرطبی 'کتاب البدع والنھی عنھا '' ص (10) باب کل ما احدث من الھمات فھی بدعۃ یجب ازالتھا '' میں لاتے ہیں :

حدیث سنائی ہمیں اسد نے عبداللہ بن رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں یسار بن ابی الحکم سے عبداللہ بن مسعود کو بتایا گیا کہ کوفہ میں کچھ لوگ مسجد میں کنکریوں پر تسبیح پڑھتے ہیں وہ آئے تو ہر آدمی نے اپنے سامنے کنکروں کی ایک ڈھیری بنائی ہوئی تھی ابوالحکم کہتے ہیں کہ وہ انہیں کنکر مارتے رہے یہاں تک کہ انہیں مسجد سے نکال دیا اور کہتے تھے تم اندھیری بدعت نکال لاتے ہو یا تم محمد ﷺ کے صحابہ سے علم میں بڑھ چکے ہو۔ اسے اور صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

چودھویں حدیث: محمد بن الوضاحابان بن عباس سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے منکوں اور گٹھلیوں کی لڑی کے بارے میں پوچھا (دھاگہ جس میں موتی اور منکے پروئے ہوئے ہوتے ہیں) جس پر تسبیح پڑھی جاتی ہیں تو انہوں نے کہا نبی ﷺ کی زرجات اور مہاجرات میں سے کسی نے یہ نہیں کیا۔

پندرھویں حدیث: حدیث جیسے ابن ابی شیبہ نے (2 391) میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو منع کرتے تھے، کہ وہ عورتوں کی تسبیح کے دھاگے کے بٹنے میں اعانت کرے۔ جس پر تسبیح کی جاتی ہے، سند اس کی اچھی ہے (مقطوع) یہی کچھ ہم جمع کرسکے۔ پس ہم تاویل پر محمد بن وضاح کی ذکر کردہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

اس لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموعہ الفتاوٰی (22 506) میں کہا ہے، ''انگلیوں پر تسبیحات کا گننا سنت ہے جیسے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو فرمایا تسبیحات پڑھو اور انہیں اپنی انگلیوں پر گنو۔ ان سے پوچھا جائے گا اور ان سے باتیں الگوائی جائیں گی۔

اور ان کا گٹھلیوں اور کنکروں پر گنا وغیرہ اچھا ہے، صحابہ میں سے بعض ایسا کیا کرتے تھے نبی ﷺ نے ام المؤمنین کو کنکروں پر تسبیحات پڑھتے دیکھا اور برقرار رکھا۔ اور ابوھریرہ سے اس پر تسبیحات پڑھنا مروی ہے، اور منکوں وغیرہ کی لڑی پر تسبیحات پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

بعض لوگ مکروہ سمجھتے ہیں اور بعض مکروہ نہیں سمجھتے۔ اگر حسن نیت ہو تو اچھا ہے مکروہ نہیں۔ بلاضرورت بنانا اور لوگوں کو اس کا اظہار مثال کے طور پر گلے میں لٹکانا۔ ہاتھ میں کنگن کی طرح ڈالنا تو یہ ریاکاری یا پھر ریاکاری کا مظنہ ہے بلاضرورت ریاکاروں کی مشابہت ہے، پہلی صورت حرام ہے اور دوسری صورت کا حال کم کراہت کا ہے۔ الخ۔

صاحب سنن والمبدعات (2 255) میں یہی بات کہی ہے انہوں نے یہ فرق کیا ہے کہ ہاتھ کے ساتھ تسبیحات کا گننا سنت ہے اور تسبیح وغیرہ سے افضل ہے، پھر کہا ہے اور گھٹلیوں اور کنکروں کے ساتھ تسبیحات پڑھنا جائز ہے۔

پھر پہلے گزرے ہوئے آثار میں سے بعض ذکر کیۓ ہیں۔ اور تسبیح کو ٹکٹکانے اور لوگوں کو ظاہر کرنے پر رد کیا ہے، مزید وضاحت کیلیے اس کی طرف رجوع کریں۔

اور اسی طرح امام شوکانی نے نیل الاوطار (2 258) باب جواز عقدا لتسبیح بالید وعد بالنوی و نحوہ ''میں ذکر کیا ہے اور مسئلے کی تحقیق کی ہے۔ تو جو تسبیح کو بدعت قرار دیتے ہیں تو ان کی کلام حمل کی جائے گی کہ تسبیح تب بدعت ہوگی اسے دین بنا لیا جائے اور ہاتھوں پر تسبیحات گننے پر اسے فضیلت دی جائے۔

لیکن جو جو تسبیح اس لیے رکھے کہ اسے یاد رہے جیسے تجربہ سے ثابت ہے تو یہ بدعت نہیں کیونکہ بدعت اسے کہا جاتا ہے جو کہ عبادت کے طور پر دین میں نئی چیز نکالی جائے اور اگر عبادت کے طور پر کوئی نئی چیز نکالی نہ جائے تو وہ بدعت نہ ہوگی اس کے ساتھ گزرے ہوئے آثار سے گٹھلیوں اور کنکروں کے ساتھ تسبیحات پڑھنے کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔ اور منکوں کی لڑی بھی اسی معنی میں ہے۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص165

محدث فتویٰ